جلد ۴۳/۸ ★ ۲۸ وفا ۱۳۳۳ ہش ★ ۲۸ جولائی ۱۹۵۴ء ★ ۲۶ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ ★ نمبر ۱۷۳

علاقہ سویز سے برطانوی فوجوں کی واپسی کے متعلق برطانیہ اور مصر میں سمجھوتہ ہو گیا!

قاہرہ ۲۷ جولائی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجوں کی واپسی کے متعلق برطانیہ اور مصر میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ آج مصر کے ایک سرکاری ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ آج رات برطانوی مصری نمائندوں کی ملاقات میں ابتدائی سمجھوتہ پر دستخط ہو رہے ہیں۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ آج صبح کے اجلاس میں دونوں وفدوں کے درمیان فوجوں کی واپسی کے اصول پر سمجھوتہ ہو گیا۔ صبح کا اجلاس ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔

پچھلے سال پاکستان کی صنعتی ترقی میں ساٹھ فیصدی اضافہ ہوا

کراچی ۲۷ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی نے آج رات ایک نشری تقریر میں بتایا کہ پچھلے سال پاکستان کی صنعتی پیداوار میں مجموعی طور پر ساٹھ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ سامان خورد ک کی پیداوار کو بڑھانے کے سلسلہ میں آبپاشی اور زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے بڑی بڑی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے پر اب تک ایک ارب روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے زرعی اور صنعتی ترقی کی ایک سو تینتیس سکیمیں حکومت کے زیر غور ہیں۔ جن پر دو ارب چودہ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ وزیر خزانہ نے ملک کے لوگوں سے ان دو قرضوں میں روپیہ لگانے کی اپیل کی۔ جو صنعتی ترقی کی غرض سے کل سے جاری کئے جا رہے ہیں۔

● لنڈن ۲۷ جولائی۔ اولڈ ٹریفرڈ مانچسٹر میں انگلستان اور پاکستان کی کرکٹ ٹیموں کا تیسرا ٹیسٹ میچ سخت بارش ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا گیا۔ آج میچ کا آخری دن تھا۔ کل بھی بارش کی وجہ سے کھیل نہ ہو سکا تھا۔

مجلس دستور ساز نے عبوری دور کیلئے عارضی صدر کے انتخاب کی منظوری دے دی

کراچی ۲۷ جولائی۔ آج دستور ساز اسمبلی میں دستور سازی کا کام جاری رہا۔ اسمبلی نے ایک دفعہ کے تحت اس امر کی منظوری دی۔ کہ موجودہ آئین کے خاتمہ اور نئے آئین کے نفاذ تک کے عبوری دور میں مملکت کے لئے ایک عارضی صدر کا انتخاب کیا جائے۔ عارضی صدر اس وقت تک اپنے عہدہ پر فائز رہے گا۔ جب تک نئے آئین کے تحت نئے صدر کے نام کا اعلان نہ کر دیا جائے اور وہ اپنے کام کا چارج سنبھال نہ لے۔ اس وقت تک موجودہ دستور ساز اسمبلی ہی پارلیمنٹ کی حیثیت سے بھی کام کرے گی۔ بل وزیر قانون مسٹر برو ہی نے پیش کیا۔ عبوری آئین کے متعلق مسٹر بروہی نے کہا کہ نیا آئین نافذ کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ ایسے اگر عبوری دفعات منظور نہ کی گئیں۔ تو ایک خلا پیدا ہو جائے گا۔ نیا آئین نافذ ہونے تک موجودہ مرکزی وزارت پارلیمنٹ اور صوبائی مجالس قانون ساز بدستور اپنا کام انجام دیتی رہینگی عارضی صدر وفاقی پارلیمنٹ اور قانون ساز مجالس کے نئے انتخابات کرانے کا حکم دے گا فیڈرل کورٹ اس عرصہ میں سپریم کورٹ کی حیثیت سے کام کرے گی۔

پاکستانی کابینہ کا خاص اجلاس

کراچی ۲۷ جولائی۔ آج صبح کابینہ کا ایک خاص جلسہ ہوا جس میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق عالمی بنک سے اپنی بات چیت کی رپورٹ پیش کی۔

اخبار احمدیہ

★ ناصر آباد ۲۵ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب اپنے پیارے امام کی کامل صحت یابی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

★ لاہور ۲۷ جولائی (بوقت پونے نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"حضرت میاں صاحب کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے نقرس کی تکلیف میں بھی کافی حد تک کمی ہے"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ لاہور ۲۵ جولائی۔ محترمہ ام وسیم احمد صاحبہ مطلع فرماتی ہیں۔ کہ مرزا حفیظ احمد صاحب کی طبیعت کچھ دنوں سے خراب ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۳۳ہش

سکندر مرزا نے کیا غلط کہا

سہ روزہ "منفا صد" کراچی کی اشاعت ۱۴ جولائی ۱۹۵۴ء میں ایک مضمون "ملائیت یعنی کیا؟" کے زیر عنوان جناب رئیس احمد صاحب جعفری کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں جناب جعفر صاحب نے میجر جنرل اسکندر مرزا گورنر مشرقی بنگال کی اس بات پر تنقید فرمائی ہے جو انہوں نے کچھ دن ہوئے کہی تھی۔ کہ "پاکستان کا دشمن نمبر ایک کمیونزم ہے۔ اور دشمن نمبر دو ملائیت۔"

جناب جعفری صاحب استفسار فرماتے ہیں کہ "جناب سکندر مرزا نے کمیونزم کے بارے میں تو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر میرا بس چلے۔ تو اسے سارے پاکستان میں ممنوع قرار دیدوں۔ ملائیت کے بارے میں وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟" اس کے بعد جعفری صاحب پوچھتے ہیں۔ کہ "ملائیت ہے کیا؟" پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"کمیونزم کے بارے میں ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ ایک ایسا نظام ہے۔ جو سرمایہ داروں سے سرمایہ چھین لیتا ہے جو اشخاص و افراد کا حق ملکیت ضبط کر لیتا ہے۔ جو آزادی رائے آزادی تقریر اور آزادی اجتماع کا دشمن ہے۔ جو مذہب کا مخالف ہے۔ جو جبری تعمیر کا قائل ہے۔ جو مفادِ عمومی کے نام پر فرد کو مشین بنا دیتا ہے۔ اور پھر بھی اس کا پورا صلہ نہیں دیتا۔ لیکن ملائیت کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے۔ ہماری طرح اور بھی بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ سکندر مرزا صاحب کو بتانا چاہیئے تھا۔ کہ وہ کس قسم کی ملائیت ہے۔ جس سے وہ پناہ مانگ رہے ہیں؟"

اس کے بعد جعفری صاحب نے بشپ شاہی (Theocracy) اور براہمنیت کے متعلق اظہار رائے فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ کس طرح یہ ادارے بنی نوع انسان کے لئے آفت بنے رہے ہیں۔ آپ نے دونوں کے مالہ وماعلیہ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد جعفری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ کہ بشپ شاہی اور براہمنیت کی قسم کا کوئی institution اسلام میں معرض وجود میں نہیں آیا۔ بلکہ علمائے حق ہر جابر بادشاہ کے سامنے حق گوئی کا فریضہ نہایت بے باکی سے ادا کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"کیا اسکندر مرزا صاحب از راہ بندہ پروری ارشاد فرمائیں گے۔ کہ ملائیت کی تاریخ بھی اتنی ہی سیاہ ہے بلکہ ملائیت کی کوئی تاریخ ہے بھی؟ ہمارے سامنے اسلام کی ۱۴ سو برس کی مکمل ترین اور مستند ترین تاریخ موجود ہے۔ یہ تاریخ دوستوں نے بھی لکھی ہے۔ اور دشمنوں نے بھی۔ اس تاریخ میں ہمیں کہیں بھی ملائیت نام کا کوئی فتنہ نہیں نظر آتا۔ بلکہ ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ ملوک و سلاطین اور آمرین مطلق نے جب حق کا راستہ چھوڑا۔ اور باطل کے راستے پر گامزن ہوئے۔ تو وہ علمائے حق ہی تھے۔ جنہوں نے امیر معاویہ کے دربار میں عبد الملک بن مروان کے ظلم کدے میں حجاج بن یوسف کی تلوار کے سامنے ہارون الرشید اور مامون الرشید اور معتصم باللہ کی قہرمانیت کے سامنے اور ہندوستان میں جلال الدین اکبر بلکہ اکبر سے بھی بہت پہلے خلجی اور تغلق کے مواجہ میں حق بات کہی اور کسی قیمت پر مداہنت کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ اور وہ حق بات کیا تھی؟ یہ کہ قرآن کو اپنا راہ نما بناؤ سنت رسولؐ کو اسوۂ حسنہ قرار دو۔ ذمیوں اور غیر مسلموں کے ساتھ عدل و رواداری کا برتاؤ کرو۔ کیا یہی وہ ملائیت ہے۔ جس سے میجر جنرل صاحب بالقابہ برہم ہیں؟ جناب والا۔ اگر یہ ملائیت نہ ہوتی۔ تو آج اسلام بھی نہ ہوتا۔ پاکستان بھی نہ ہوتا۔ مسلمانوں کا ایک آزاد اور خود مختار وطن بھی نہ ہوتا۔"

جہاں تک علمائے حق کا اور ان کی جرأت مندانہ حق گوئی کا تعلق ہے۔ ہم جناب جعفری صاحب کے لفظ لفظ بلکہ حرف حرف سے متفق ہیں۔ لیکن آپ کو شاید یہ بھی معلوم ہے۔ کہ ان علمائے حق کے ساتھ ساتھ شروع ہی سے علمائے سوء کا ایک ایسا مگر غالب گروہ بھی چلا آیا ہے۔ جنہوں نے شاہی درباروں اور عوام میں اپنا رسوخ پیدا کر کے نہ صرف علمائے حق کو سزائیں دلوائی ہیں۔ بلکہ عوام کی ذہنیت کو بھی تقریباً اسی طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح بشپ شاہی اور براہمنیت نے کی۔

بے شک علمائے حق نے نہایت بیباکی سے شہنشاہوں کے درباروں میں حق گوئی کا معیار قائم کیا۔ اور اسلامی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ مگر ساتھ ہی انہی شہنشاہی درباروں میں ایسے علماء سوء کی کثرت بھی موجود رہی ہے۔ جو حکام وقت کے ابرو کی ایک شکن پر آیات الٰہی کے معنی بدل دیتے تھے۔ اور احادیث گھڑتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ گو علمائے حق نے آج تک اسلامی تعلیم کو قربانیاں دے کر زندہ رکھا۔ مگر اکثر درباری علماء ہی ان کے مزاج پر کامیاب اور غالب رہتے تھے۔ وہ علماء جو نہ صرف علمائے حق کے خلاف کفر کے فتاویٰ دیتے تھے۔ بلکہ اپنے آقاؤں کی جوع الارض کو تسلی کرنے کے لئے ذرا ذرا سی بات پر "جہاد" کے مقدس نام کو بھی بدنام کرتے تھے۔ جنہوں نے نیک نیتی سے تبدیل مذہب کے لئے مسلمانوں کے قتل کی سزا ایجاد کی۔ اور پر امن غیر مسلموں پر بلاوجہ جارحانہ حملوں کو بھی عین دین اسلام کا تقاضا بنا دیا۔ اور آج یہ حال ہے۔ کہ جب ایک ہمدرد سے ہمدرد مستشرق بھی اسلامی تاریخ پر قلم اٹھاتا ہے۔ تو وہ ان ملفوظات کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ اور مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ یہ رائے لکھے۔ کہ "اسلام اپنی اشاعت کے لئے تلوار کا مرہون ہے۔" اور آج ان کی طفیل ہی خود "اسلام" جس کے معنی ہی "امن و سلامتی" کے ہیں۔ دنیا میں "جبر و تشدد" کا مترادف ہو کر رہ گیا ہے۔

جعفری صاحب اسلامی تاریخ کے صرف اس پہلو کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں جو علمائے حق کی جرأت مندی اور قول حق کہنے میں بے باکی سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر وہ اسی تاریخ کے اس پہلو کو بالکل دیکھنا نہیں چاہتے۔ جس نے آج مسلمانوں کی یہ حالت کر دی ہے۔ کہ انہیں مہذب اقوام کے لٹریچر میں "مذہبی دیوانوں" کا نام دیا جاتا ہے۔

علمائے حق نے جو بفضلہ ہر عہد میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ بیشک اسلام کی صحیح روح کو مرنے نہیں دیا۔ مگر جعفری صاحب ذرا غور تو فرمائیں۔ کہ یہ جو اقبالؔ۔ حالیؔ اور بعض دیگر شعراء نے علماء کے ایک طبقے کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کیا یہ وہی ہے۔ جو ان علمائے حق کا ہے۔ جن کا تصور آپ کے ذہن میں ہے؟

پھر جعفری صاحب ذرا غور فرمائیں۔ کہ "ملا" کا لفظ اسلام میں ایک نہایت معزز لقب تھا۔ اور بڑے بڑے علمائے حق کو اپنے نام کے ساتھ اس کے استعمال سے عار نہیں تھی۔ لیکن آج اسی لفظ کا مشتق "ملائیت" ہے۔ کہ اس کو دشنام نہ سہی کم از کم کمیونزم جیسی لادینی اصطلاحات کے ساتھ فتنہ و فساد کا ہم معنی سمجھا جاتا ہے۔ آخر کیوں؟ کیا علامہ اقبال مرحوم نے یونہی فرما دیا ہے۔

میں جانتا ہوں انجام اس کا
جس معرکہ کا ملا ہو غازی

علامہ اقبال مرحوم نے جس کو پاکستان کے تصور کا موجد مانا جاتا ہے۔ آخر کیوں لکھا:۔

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

بات اصل میں یہ ہے کہ جناب رئیس احمد صاحب جعفری خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ "ملائیت" کیا ہے۔ اس کا مالہ وماعلیہ کیا ہے۔ وہ یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جناب سکندر مرزا نے ملائیت کو پاکستان کا دشمن نمبر دو فرمایا۔ تو ان کا اشارہ کس طرف ہے۔ اور محض تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ واقعی نہیں جانتے۔ تو انہوں نے قائد اعظم مرحوم کی سوانح حیات بھی لکھی ہے۔ قائد اعظم مرحوم کی تقریروں میں ان کی نظر سے یہ حوالہ تو ضرور گذرنا چاہیئے تھا۔ کہ "لیگ نے مسلمانوں کو ان کے رجعت پسند عناصر سے رہائی دلوائی ہے۔ اور ایسی رائے کی تخلیق کر دی ہے۔ کہ وہ لوگ جو خود غرضی سے اپنی ذاتی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ قومی غدار ہیں۔ لیگ نے آپ کو مولویوں اور ملاؤں کے ناکارہ عناصر سے بھی رہا کر دیا ہے۔ میں مولوی کی جانب من حیث الجماعت اشارہ نہیں کر رہا۔ ان میں بعض مخلص ہیں۔ اور محبان وطن مگر ان کا ایک طبقہ واقعی برا ہے۔ میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ برطانوی حکومت۔ کانگرسی رجعت پسند مسلمان اور مولوی و ملا ان بچاروں سے رہائی پانے کے بعد اب آپ فرقہ انات کو قید و بند سے چھڑائیں۔"

(ارشادات جناح صفحہ ۵۱۔ تقریر قائد اعظم برموقعہ اجلاس مسلم یونیورسٹی یونین منعقدہ ۵ فروری ۱۹۳۸ء)

اس سے جعفری صاحب اندازہ کر سکتے ہیں کہ پاکستان میں اس ملائیت کے علمبردار کون ہیں۔ جس کا ذکر سکندر مرزا نے فرمایا ہے۔ اگر آپ اسلامی تاریخ سے ہی اس کا ثبوت چاہتے ہیں۔ تو آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی تاریخ کی ورق گردانی فرما کر اتنا معلوم کرنے کی کوشش فرمائیں۔ کہ ان علمائے حق میں سے جن پر آج مسلمانوں کو بجا ناز ہے۔ اور جن سے اسلامی تاریخ کے صفحات زرتاب ہیں کوئی ایک بھی تھا۔ کہ جس نے ظالم سے ظالم اسلامی بادشاہ کے خلاف منظم طور پر ایک حزب اختلاف بنایا ہو۔ اور علم بغاوت بلند کیا ہو۔ ایک ہی ایسے عالم حق کا پتہ بتلا دیں۔ جس نے اسلام کے نام پر ایک متقیوں کی پارٹی بنائی ہو۔ باوجود اس کے کہ درباری علماء نے ان پر فتوے لگا کر ان کو کوڑے لگوائے۔ پھانسی پر چڑھایا۔ اور کیا کیا ایذائیں نہ دیں۔

نہیں نہیں۔ تاریخ اسلام میں ایسی پارٹیوں کا ذکر ضرور آتا ہے۔ ان میں سے ایک تو وہ تھی جو عبد اللہ بن سبا

(باقی صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ

مومن کا فرض ہے کہ اپنے اندر کم از کم اوسط درجے کی اخلاق و دینداری ضرور پیدا کرے

اعلیٰ اخلاق کے سوا اور کوئی چیز دوسروں کو متاثر نہیں کر سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ ستمبر ۲۲ء

(از الفضل ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۶

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلامی اخلاق کی رفعت

اسلام نے جو تعلیم انسانی اخلاق کے متعلق دی ہے۔ وہ اپنی ساری تفاصیل سمیت ایسی اعلیٰ پایہ کی ہے اور اس قسم کی احتیاطیں اس کے لئے ضروری ہیں۔ کہ ہر اخلاق اور ہر درجہ کا آدمی اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسلام مکمل اور ایسا انسان پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جو خدا کے منشاء کو پورا کرے اس لئے ضروری تھا کہ اسلام اخلاق کا اعلےٰ ترین نقشہ پیش کرتا۔ اور وہ ایسا ہوتا کہ انسان جہاں تک ترقی کر سکتا ہے۔ اس کے سب مدارج اس میں ہوتے۔ ورنہ اگر یہ حالت ہوتی کہ انسان ترقی کر کے ایک ایسے مقام پر جاتا کہ آگے جانے کے لئے اس کے لئے رستہ نہ رہتا۔ تو نئی شریعت کی ضرورت پڑ جاتی

کامل انسان چند ہوتے ہیں

پس ضروری تھا کہ قرآن کریم ہی میں ساری تعلیم آتی۔ جس سے بڑھ کر انسان ترقی نہیں کر سکتا مگر ہر انسان سے یہ امید رکھنا کہ وہ اعلےٰ اور باریک مسائل کو برتیگا۔ یہ ایک ایسی امید ہے کہ جس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ کامل انسان چند ہی ہوتے ہیں۔ ہر ایک انسان ترقی کر کے بی۔ اے اور ایم۔ اے ہو سکتا ہے۔ مگر ہر ایک انسان بی۔ اے اور ایم۔ اے ہوتا نہیں۔ ہر ایک انسان عالم دین بن سکتا ہے۔ مگر ہر ایک عالم دین ہوتا نہیں۔ ہر ایک انسان تاجر بن سکتا ہے۔ مگر بنتا نہیں ہر ایک انسان اگر کوشش کرے تو اعلےٰ درجہ کا زمیندار بن سکتا ہے۔ مگر بنتا نہیں

کم از کم خوبی بحد اوسط ہونی چاہیئے

اسی طرح اعلےٰ اخلاق ہر ایک شخص حاصل کر سکتا ہے۔ مگر کرتا نہیں۔ کچھ لوگ اخلاق میں بہت اعلےٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ اور کچھ بہت ہی ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ نہ اچھے اخلاق کی حد ہے نہ برے اخلاق کی حد ہے۔ کئی لوگ اچھے اخلاق والے ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ہزاروں کمزوریاں ہوتی ہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہر کام میں ایک اوسط ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص میں اس اوسط تک بھی اخلاق نہ ہوں۔ تو وہ صاحب اخلاق نہیں کہلا سکتا یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ہر انسان سے یہ توقع رکھی جائے کہ وہ کمال ہی کو پہونچ جائے گا۔ مدرسہ میں طالب علم پڑھتے ہیں۔ کوئی مدرسہ کا افسر یا کوئی گورنمنٹ یہ توقع نہیں رکھتی کہ سب کے سب طلباء تمام سوالوں کا جواب دیں۔ اور اگر کوئی یہ توقع رکھے۔ تو یہ توقع رکھنا غلط ہوگا۔ ہاں وہ جس چیز کی امید کرتے ہیں۔ وہ اوسط تعلیم ہے۔ کہ ہر ایک طالب علم کم از کم اتنے سوالوں کا جواب دیدے اگر اتنا نہیں کرتا۔ اور پاس ہونے کے لئے جتنے نمبروں کی ضرورت ہے اتنے نمبر حاصل نہیں کرتا۔ تو اس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ اس نے کچھ بھی کوشش نہیں کی۔ جس طرح مدرسہ کے نمبر بتاتے ہیں کہ اس طالب علم کی تعلیمی حالت کیسی ہے اسی طرح روحانی امور میں ہوتا ہے۔ اور علاوہ روحانی امور کے تمام دنیاوی امور میں بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ مثلاً تجارت ہے۔ اس میں ہزاروں مدارج ہیں مگر تاجروں میں سے ہر ایک ان تمام مدارج کو حاصل نہیں کر لیتا۔ البتہ ایک اوسط ہے۔ جس کا ہونا سب میں ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اوسط درجہ کے بھی فن تجارت سے واقفیت نہیں رکھتا۔ تو وہ گھاٹا اٹھائے گا۔ اسی طرح زمینداری کا فن ہے۔ اس میں بھی بہت سے مدارج ہیں۔ جو شخص اس فن کا بہت اعلےٰ درجہ کا ماہر ہوگا۔ وہ ایک زمین سے بہت سا غلہ پیدا کرے گا۔ جو واقف نہ ہوگا۔ وہ اتنا نہیں پیدا کر سکے گا مگر اس کام کے لئے بھی ایک اوسط ہے۔ جو شخص اس حد تک اس کام سے واقف نہیں ہوگا۔ وہ کبھی اپنے کام میں کامیاب نہیں ہوگا۔ اس فن میں بھی ایک اوسط لیاقت ہے جس کی امید کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک شخص میں ہو۔

دین میں حد اوسط

یہی حال دین کا ہے۔ کہ اس میں بھی ایک اوسط ہے۔ اگر اس اوسط تک کسی میں دینداری نہ ہو۔ تو سمجھا جائے گا کہ اس شخص میں دین نہیں۔ تم دیندار کہلاتے ہو۔ مگر تمہاری عبادت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔ مسیح موعودؑ کے برابر نہیں۔ اولیاء کے برابر نہیں۔ پھر انبیاء کی عبادتیں آپس میں ایک دوسرے کے برابر نہیں ہوتیں۔ باوجود اس کے انبیاء۔ انبیاء ہی ہیں۔ کیونکہ ایک اوسط جو نبیوں میں ہونی چاہیئے۔ وہ ان میں ہوتی ہے اور وہ نبی کہلاتے ہیں۔ اور پھر نبیوں میں بھی مدارج ہوتے ہیں۔

یہی حال حج اور زکوٰۃ کا ہے۔ ہزاروں لوگ حج کے لئے جاتے ہیں۔ کیا سب کا حج برابر ہوتا ہے ایک کے حج کا اتنا درجہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کے پچاس ۵۰ کے برابر ہوتا ہے۔ اور ایک ایسے ہوتے ہیں کہ وہ حج کرتے ہیں۔ مگر ان کا حج قبول نہیں ہوتا۔ وہ گویا فیل ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے بھی ایک اوسط ہے کہ اس میں انسان کا حج قبول ہو جاتا ہے۔ اور پھر قبول ہونے والوں میں بھی درجے ہوتے ہیں۔ رمضان کے روزے بہت لوگ رکھتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی سب کو بھوک اور پیاس لگتی ہے۔ اور وقت بھی سب کا برابر خرچ ہوتا ہے۔ مگر دلوں کے فرق کے ماتحت ان کے مدارج میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اور جن کے روزے مقبول ہوتے ہیں۔ ان میں زمین و آسمان کے فرق ہوتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ایک اوسط ہوتی ہے۔ کہ اس حد تک صفائی نیت کے ساتھ جو روزہ رکھے گا۔ اس کا روزہ مقبول ہوگا۔

اخلاق میں حد اوسط

یہی اخلاق کی حالت ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہر ایک انسان اخلاق کی باریکیوں کو سمجھ نہیں سکتا بعض حصے مخفی ہوتے ہیں۔ اور وہ خدا کی طرف سے ان لوگوں پر کھولے جاتے ہیں۔ جن کے اخلاق خدا تعالےٰ کے حضور میں پسندیدہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اخلاق قرآن اور حدیث ہی میں سے کھولے جاتے ہیں۔ اور وہ اس وقت کھلتے ہیں جب وہ ظاہر میں نظر آنیوالے اخلاق پر عمل کرتا ہے۔ اس کی حالت اس وقت اور ہوتی ہے باقی لوگوں کی اور ہوتی ہے۔ مگر اس مقام پر ہر ایک شخص نہیں پہونچ سکتا۔ اور ان اخلاق میں بھی ایک اوسط ہوتی ہے۔ جس طرح ہر ایک یونیورسٹی میں ایک اوسط نمبروں کی ہوتی ہے۔ جو اتنے نمبر حاصل کرلے۔ وہ پاس سمجھا جاتا ہے۔ اور جو اتنے نمبر حاصل نہ کرے۔ اسکو پاس نہیں سمجھا جاتا اسی طرح ایک انسان خدا سے تعلق پیدا نہیں کر سکتا اگر اس میں اس اوسط تک اخلاق نہ ہوں۔ اور یہ ممکن ہے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کے اخلاق نہ رکھتا ہو مگر خدا تعالےٰ سے اس کا تعلق پیدا ہو جائے اس لئے مومن کا فرض ہے کہ اپنے اندر کم از کم اوسط اخلاق پیدا کرے اور اس پر وہ سہولت سے قابو پا سکتا ہے۔ اور جو باریک اخلاق ہیں۔ وہ بعد میں اس پر نازل کئے جاتے ہیں مثلاً یہی کہ فلاں شخص سے کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور فلاں سے کیا مگر یہ اصولی باتیں نہیں ہوتیں۔ ان کا افراد سے تعلق ہوتا ہے۔

اخلاق کا پہلا مرحلہ کف لسان ہے

لیکن جو باتیں موٹی ہیں اور جو اصولاً نہایت ضروری ہیں۔ اور ان پر انسان قبضہ پا سکتا ہے اور عام اخلاقی نقائص کو ان کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے ایک بہت اہم اور نہایت ضروری یہ ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔

مجھے یہ بات کبھی بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ گالیاں لوگ کیوں دیتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ یہ ایک کمزوری کی علامت ہے۔ کمزور طبیعت آدمی اپنے جوش پر قابو نہ پا کر اس لغو طریق سے اس کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس کا بیماری سے تعلق ہے۔ مگر بعض لوگ بلا بیماری کے بھی گالیاں دیتے ہیں۔ اور ان کی حالت اور بھی قابل ملامت ہے کیونکہ ان لوگوں کے لئے گالیاں دینے کے لئے جائز یا ناجائز کوئی بھی محرک نہیں ہوتا۔ پس یہ لوگ بہ نسبت اولی الذکر کے اخلاق فاضلہ سے زیادہ ناواقف ہوتے ہیں۔ یاد رکھو کہ تم لوگوں میں قبولیت حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اخلاق حسنہ تمہارے اندر پیدا نہ ہوں۔

اعمال شرعی کا تعہد اور اخلاق ایک غیر مسلم کی نظر میں

تمہاری نمازیں ایک ہندو کی نظر میں اور تمہارے روزے اس کی نظر میں بھوکے مرنا اور تمہارا حج ایک کھیل ہوگا۔ کیونکہ وہ نماز روزے اور حج کی خوبی کو سمجھ نہیں سکتا۔ تمہارا حج کے لئے جانا اور اونٹوں پر دھکے کھانا ایک پتھر کے بنے ہوئے مکان کے گرد سات بار چکر لگا کے ایک میدان میں جا کر دعا کرنا ایک کھلونا سمجھا جائے گا۔ اور یہ ایک عیسائی کے نزدیک تمسخر ہوگا۔ وہ لوگ تمہاری ان باتوں سے نہیں سمجھ سکتے کہ تم خدا کے پیارے ہو ہاں اگر تمہاری کوئی بات ان پر اثر کر سکتی ہے تو یہی کہ تمہارے اخلاق ان سے اعلےٰ ہوں۔ وہ نماز کو نہیں جانتے اخلاق کو جانتے ہیں۔

دراصل مذہب کی کوئی چیز دوسروں پر اثر ڈالنے والی نہیں بجز اخلاق کی خوبی کے۔ اگر ایک شخص احمدی ہوتے ہی اخلاق کو درست کرتا ہے۔ خیانت، غضب، معاملہ میں زیادتی کرنے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور دوسرے کے حقوق محبت اور پیار سے ادا کرتا ہے تو دیکھنے والوں پر اثر ہوگا۔ کہ احمدیت بھی کوئی چیز ہے۔

تمہارا احمدی ہو کر نماز باقاعدہ پڑھنا ایک مسلمان پر اثر کرے گا۔ مگر ہندو پر اس کا اثر نہیں ہوگا۔ غیر احمدیوں میں بھی نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ مگر ایک ہندو اور ایک عیسائی کے نزدیک ان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔ ہاں جو شخص کسی سے معاملہ کرتا ہے، اور قربانی کرتا ہے۔ کسی کی گالی کو برداشت کرتا ہے۔ لوگوں کو مارتا پیٹتا نہیں۔ کسی کی امانت کو کھاتا نہیں۔ کسی کا قرضہ تکلیف اٹھا کر بھی خوشی سے ادا کرتا ہے۔ اس سے ایک ہندو اور ایک عیسائی پر اثر ہوگا۔ اور وہ کہے گا۔ کہ احمدیت نے اس میں ایک ایسی بات پیدا کر دی ہے۔ جو میرے مذہب نے میرے اہل مذاہب میں پیدا نہیں کی۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو ہزار ناک رگڑا جائے۔ ہندوؤں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

غیر مسلم کے مذہبی اعمال مسلم کی نظر میں

دیکھو ہندوؤں میں لوگ الٹے لٹکتے ہیں۔ اور الٹے لٹکے ہوئے ہی اپنے کام کرتے ہیں۔ میں نے ہندوؤں میں ایسے لوگ دیکھے ہیں جو الٹے لٹکتے اور سردی میں ٹھنڈے پانی میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور گرمی میں اپنے ارد گرد آگ جلا لیتے ہیں۔ کیا تم ان لوگوں کی اس قسم کی نفس کشی سے خیال کرتے ہو۔ کہ ہندو مذہب سچا ہے۔ ان کی ان عبادتوں کا تم پر اثر نہیں ہوتا۔ اگر سارے ہندو بھی اسی طرح کریں۔ تو تم پر اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تم ان کو پاگل کہو گے۔ اسی طرح تمہاری نماز اور تمہارے حج کو وہ تمہارا پاگل پن سمجھتے ہیں۔

بہترین مبلغ

ایک ہی بات ہے۔ جس کا غیر مذہب کے لوگوں پر اثر ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اخلاق درست ہوں۔ اگر اخلاق درست ہوں گے۔ تو یہ نہ صرف تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید ہوگا۔ وہی اعلیٰ درجہ کا مبلغ ہے۔ جس کے اخلاق درست ہیں

بدی کو روکو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو معاملات میں قربانی کرتے ہیں اور ان کی حالت پر رشک آتا ہے۔ مگر کئی ایسے ہیں۔ جو ان معاملات پر توجہ نہیں کرتے۔ وہ لوگ نام کے احمدی ہیں۔ احمدیت ان کے دل میں نہیں ہے۔ وہ منافق لوگ ہیں۔ اور لڑائیوں میں ان کی زبان درست نہیں رہتی۔ مگر مجھے ان پر اس قدر افسوس نہیں، جتنا ان پر ہے۔ جو بد معاملگی دیکھتے ہیں۔ اور اس کو روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور گالیاں سنتے ہیں۔ اور ان کو روکنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتے۔

پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اخلاق کو درست کرو۔ یاد رکھو کہ جو جماعت کسی اپنی طرف منسوب ہونے والے کی بدی کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ اس کا الزام ساری جماعت پر آتا ہے۔ تم اس الزام سے اسی وقت بچ سکتے ہو۔ جب تم ان کے ان اخلاق کو ناپسند کرو۔ اللہ تعالیٰ جماعت ص

ص کو اخلاق حسنہ کے اختیار کرنے کی توفیق دے۔ اور جو کمزور اخلاق کے ہیں۔ ان کی اصلاح ہو۔ اور ساری جماعت ان کی اصلاح میں زور لگاوے۔ اگر ان کی اصلاح نہ ہوتی ہو۔ تو وہ لوگ جدا ہو جائیں۔

دو خطوط اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ان کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

امریکہ سے مسٹر Wendell Holland نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط لکھا جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

خلاصہ خط

Mr Wendel Holland
Box 25 Lorton Virginia
U.S.A.

سیدی حضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نیا احمدی ہوا ہوں جب سے مجھ پر احمدیت کی صداقت روشن ہوئی ہے۔ میں بہت محنت سے اسلامی احکام کا مطالعہ کر رہا ہوں تاکہ ان پر عمل کر سکوں۔ میں کلمہ۔ نماز۔ زکوٰۃ روزہ اور حج پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔ میں اپنی آمد کا دس فیصدی اسلام کے لئے چندہ دے رہا ہوں اور میری یہ بھی خواہش ہے۔ کہ زندگی میں ایک بار حج کروں۔ آج کل یہاں کا مبلغ جاپان گیا ہوا ہے۔ اس لئے میں براہ راست آپ کو لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ میری بیعت کا بندوبست کر دیں۔ میں ۱۹۵۶ء سے فوج سے فارغ ہونے والا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے پہلے بیعت فارم پُر کر دوں۔ کیونکہ اس کے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ میری احمدیت مکمل نہیں ہو سکتی میں یقین رکھتا ہوں کہ احمدیت انسان میں بڑی بھاری روحانی تبدیلی پیدا کرتی ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ کیونکہ مجھ پر سچائی روشن نہ ہوئی تھی۔ اور میں اپنی زندگی کے مقصد کو نہیں سمجھتا تھا لیکن احمدی ہو کر میں اپنے اندر ایک زبردست تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔ گو میری اب ذمہ داریاں پہلے سے بڑھ جائیں گی۔ لیکن میں اس آزادی سے جو مجھے پہلے حاصل تھی۔ اب بہت زیادہ آزادی محسوس کرتا ہوں۔ اب بھی میں اپنے اندر بہت کمزوریاں دیکھتا ہوں۔ اور میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دور کر دے۔

میں نے قرآن کریم کا پہلا اور دوسرا ایڈیشن پڑھ لیا ہے۔ اس کے علاوہ احمدیت کے متعلق اور لٹریچر بھی پڑھا ہے۔ جو کچھ اس میں لکھا ہے۔ میں اس سے بالکل متفق ہوں۔ اس وقت میں عربی سیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ تاکہ قرآن پاک کو اس کی اصل زبان میں پڑھ سکوں۔

حضور سے درخواست ہے کہ حضور دعا فرمائیں کہ جس طرح مجھ پر اور دیگر دوستوں پر اسلام کی صداقت روشن ہو گئی ہے۔ اسی طرح باقی لوگوں پر بھی اس کی سچائی ظاہر ہو۔

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ صحت و عافیت سے ہوں اور خدا تعالیٰ کے انعام اور افضال آپ پر ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط مورخہ ۱۶ رجون ۱۹۵۲ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہنچا۔ بعد ملاحظہ فرمایا کہ اگر تو آپ کا خط بیعت کا ہے۔ تو پھر آپ کی بیعت ہو چکی ہے۔ لیکن قاعدہ کے مطابق ضروری ہے کہ آپ مبلغ سے فارم بیعت لیکر اسے پُر کر کے بھجوائیں

آپ کے خط سے بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کے اندر جو اخلاص اور جوش پایا جاتا ہے۔ وہ قابل قدر ہے۔ حج کی خواہش بھی نہایت پسندیدہ امر ہے خدا کرے اگر آپ کو حج کی توفیق مل جائے۔ تو پھر اپنی قوم میں آپ سب سے پہلے شخص ہوں گے۔ جو کہ حج کریں گے آپ تو ملٹری میں ہیں۔ غالباً آپ کی عمر ابھی چھوٹی ہوگی۔ کیونکہ ملٹری میں صرف نوجوانوں کو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو آپ کے سامنے کام کا لمبا عرصہ پڑا ہے۔ دوسرے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

(۲)

امریکہ ہی کے ایک اور نو مسلم بشیر الدین صاحب اسامہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خط لکھا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

خلاصہ خط بشیر الدین اسامہ

CPL Percy A. Nelson US
55314587 H.Q. & H.Q. Co
34th Infantry Regiment
APO. 24 San Francisco
California.

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ خدا کے فضل سے صحت سے ہوں گے۔ میں یہ دوسرا خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ اور میرے لئے اس سے زیادہ اور کوئی خوشی والی بات نہیں۔ کہ میں آپ کو خط لکھوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ملٹری میں بہت اچھی جگہ فائز کر کے مجھ پر بہت احسان کیا ہے۔

اس وقت میں روزے رکھ رہا ہوں گو مجھے صحیح علم نہیں کہ رمضان کس تاریخ کو شروع ہوا۔ میں نے روزے گزشتہ ماہ کی ۲۱ تاریخ کو شروع کئے تھے۔ اور اس ماہ کی ۲۰ تاریخ تک رکھوں گا۔ یقیناً روزے ایک حیرت انگیز اثر پیدا کرنے والی چیز ہے۔ اور ان سے انسان کے اندر معرفت پیدا ہوتی ہے۔ ہمارے افسران نے یہاں ہمارے لئے سحری اور افطاری کا بھی انتظام کیا ہے

میں نے ابھی ایک کتاب Nehru of India پڑھی ہے۔ جو کہ لٹریچر کا ایک بیش قیمتی حصہ ہے۔ اس میں ہندوستان کی آزادی کا ذکر ہے۔ محمد علی صاحب کا بھی بار بار ذکر آتا ہے۔ واقعی وہ ایک نیک آدمی تھا۔ یہ کتاب دل میں بڑا جوش اور امنگ پیدا کرنے والی ہے۔

میرا تجربہ ہے کہ کتاب بینی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے ہم اپنے ماضی حال اور مستقبل کو link کر سکتے ہیں۔ زندگی میں توازن برقرار رکھنے کے لئے ماضی حال اور مستقبل کا جائزہ لینا بڑا ضروری ہے۔ مگر اس کے لئے علم عقل اور قوت حافظہ کی ضرورت ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا یہ اوصاف میرے اندر پیدا کرے ــــ میں نے اپنے خط میں مرکز میں آنے کے متعلق لکھا تھا۔ مگر افسوس کہ فی الحال میں نہیں آ سکتا۔ میرے لئے کالج کی پڑھائی چھوڑنا مشکل ہے لہذا میں نے کسی اور وقت کے لئے یہ خواہش ملتوی کر دی ہے۔ بہرحال وہ وقت میرے لئے بڑی خوشی کا ہوگا جب میں آپکے پاس ہوں گا مجھ امریکن نے اسلام میں کامیابی بخشے، اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کو بھی اس طرف ہدایت دے کہ وہ اسلام کے جھنڈے کو دور دور تک گاڑیں میرے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے سچا مسلمان بنائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ۔ کہ

"آپ کا خط ملا ۔ اس بات کو معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ۔ کہ آپ روزے رکھ رہے ہیں ۔ رمضان المبارک ۵ مئی سے ۲ جون تک رہا ۔ اور ۳ جون کو عید ہوئی ۔ لیکن جس شخص کو علم نہ ہو ۔ وہ جس وقت بھی روزے رکھے ۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مقبول ہیں ۔ کیونکہ ہمارا خدا ہمارے علم کے مطابق ہم سے معاملہ کرتا ہے ۔ اپنے علم کے مطابق ہم سے معاملہ نہیں کرتا ۔ اگر وہ اپنے علم کے مطابق ہم سے معاملہ کرے ۔ تو دنیا کا کوئی انسان بھی نجات نہ پا سکے ۔ یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوئی ۔ کہ گورنمنٹ نے بھی آپ کے لئے سحری کا انتظام منظور کیا ۔ یہ امر امریکن گورنمنٹ کے وسعت حوصلہ پر دلالت کرتا ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اسے سن کر ہر مسلمان کا دل شکریہ سے بھر جائیگا ۔ ایسی ہی گورنمنٹیں اپنے ملک کے افراد کے دلوں پر قابو پا سکتی ہیں ۔ اور ایسی ہی گورنمنٹ کا نام نیکی کے ساتھ دوسرے ملکوں میں لیا جاتا ہے ۔ مسلمان امریکہ کی فوجوں میں درجن سے زیادہ نہیں ہوں گے ۔ ان کے لئے سحری اور افطار کا انتظام کرنا ایک اعلیٰ درجہ کی شرافت اور نیکی کا مظاہرہ ہے ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوئی ۔ کہ آپ کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں ۔ جس مذہب کی بنیاد ہی ایک الٰہی کتاب پر رکھی گئی ہو ۔ کتابوں کی قدر اس سے زیادہ کون کر سکتا ہے ۔ باقی سارے مذاہب کی کتابیں تو Tradition ہیں ۔ جن کو بعد میں آنے والے لوگوں نے جمع کر کے کتاب بنا لیا ۔ مگر ہماری کتاب تو وہ ہے جو شروع دن سے ہی کتاب کی صورت میں نازل ہوئی ۔ کتاب کی صورت میں پیش کی گئی ۔ اور کتاب کی صورت میں آج تک محفوظ ہے ۔ مگر انسانوں کی کتابیں پڑھنے میں یہ بات ضرور مدنظر رکھنی چاہیئے ۔ کہ ان کے ذاتی خیالات اور میلانات ان کتابوں میں کہاں تک آ گئے ہیں ۔ آپ نے پنڈت نہرو کی کتاب کا حوالہ دیا ہے ۔ آپ نے ان کی کتاب پڑھی ہے ۔ اور میرا ان سے ذاتی واسطہ پڑا ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ جس دیانتداری کا ان کی تقریروں اور کتابوں میں ذکر ہے ۔ وہ عملی طور پر ان میں نہیں پائی جاتی ۔ لیکن محمد علی میں وہ چیز موجود تھی ۔ پنڈت یقیناً آزادی کے حامی ہیں ۔ مگر ساتھ وہ قوم پرست بھی ہیں یعنی ہندو قوم کے ایڈووکیٹ ہیں ۔ اور اس سے اتر کر وہ ہندوستانی ہیں ۔ گو وہ کہتے یہی ہیں ۔ کہ وہ ہندوستانی ہیں ۔ ہندو نہیں ہیں ۔ میرے سامنے بھی انہوں نے پہلے دہلی میں اور پھر لاہور میں یہی کہا ۔ مگر عملاً انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔ ان کی حکومت میں اور ان کے علم میں احمدیوں کو قادیان میں قتل کیا گیا ۔ اور جبراً وہاں سے نکالا گیا ۔ ان کی جائیداد وں پر قبضہ کیا گیا ۔ میں نے خود مل کر ان سے اپیل کی ۔ اور انہوں نے اصلاح کا وعدہ کیا ۔ مگر باوجود اس کے قادیان کو خالی کرا لیا گیا ۔ ہم پھر بھی ان کے شکر گذار ہیں ۔ کہ قادیان کا وہ پرانا حصہ جس میں احمدیت کی بنیاد پڑی تھی ۔ احمدیوں کے ہاتھ میں رہنے دیا ۔ اور اب بھی چار پانسو کے قریب احمدی وہاں ہیں ۔ یہ اقرارِ احسان سیاسی اقرار احسان ہے ۔ اخلاقی اقرار احسان نہیں ۔ کیونکہ اخلاقی طور پر احمدی ساری قادیان اور اس کے گردو نواح کے مالک تھے ۔ اور میں Partition پر مسٹر گاندھی اور قائد اعظم کے اعلانات کی اتباع میں ہندوستان کی وفادار رعایا ہونے کا اعلان کر چکا تھا ۔ لیکن باوجود اس کے یہ سلوک ہم سے کیا گیا ۔ اور ہم کو ہندوستان چھوڑنا پڑا ۔ اور پاکستان میں پناہ لینی پڑی ۔ پاکستان آنے کے بعد گاندھی جی کا پیغام ان کا ایک نمائندہ میرے پاس لایا ۔ اس نے مجھ سے پوچھا ۔ کہ گاندھی جی پوچھتے ہیں ۔ کہ آپ اپنے آپ کو ہندوستانی سمجھتے ہیں یا پاکستانی ۔ میں نے اسے جواب میں کہا ۔ کہ قومیت کا فیصلہ کرنا تو حکومت کے اختیار میں ہوتا ہے ۔ میں نے اس قومی فیصلہ کی اتباع میں کہ ملک کو تقسیم کر دیا جائے ۔ اپنے آپ کو ہندوستانی کہا ۔ کیونکہ میرا علاقہ ہندوستان میں آیا تھا ۔ لیکن ہندوستان نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہاں سے نکال دیا ۔ اور پاکستان نے جس کا میں باشندہ نہیں تھا ۔ مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا ۔ اب گاندھی جی بتائیں ۔ کہ میں اپنے آپ کو ہندوستانی سمجھوں یا پاکستانی سمجھوں اور اسی درخت کو کاٹوں جس کے سایہ میں میں بیٹھا ہوں آیا عقلمندی کا فعل ہوگا یا اول درجہ کی حماقت ہوگا ۔

محمد علی صاحب جن کا ان کی کتاب میں ذکر ہے ۔ یہ وہ محمد علی نہیں ۔ جو لاہوری احمدی گروہ کے صدر تھے ۔ اور ووکنگ مشن جن سے تعلق رکھتا ہے ۔ بلکہ یہ محمد علی دوسرے تھے ۔ یہ پہلے کانگرسی تھے ۔ خلافت موومنٹ Movement انہوں نے چلائی تھی پھر کانگرسیوں سے بدظن ہو کر مسلمانوں کی قومی تحریک کے راہنما بنے ۔ یہ نہایت نڈر نہایت دیانتدار اور بہت مخلص مسلمان تھے ۔ اسلام کا درد ان کی رگ رگ میں بھرا ہوا تھا ۔ ان کے بڑے بھائی مولوی ذوالفقار علی خان صاحب احمدی تھے آگے ان کی اولاد بھی احمدی ہے ۔ ان کا ایک لڑکا تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر ہے ۔ دوسرا بیٹا ہماری کراچی کی جماعت میں رئیس المبلغین کے طور پر کام کرتا ہے ۔ یہ معلوم کر کے کہ آپ ربوہ تعلیم مکمل کرنے آنا چاہتے ہیں ۔ مجھے خوشی ہے ۔ مجھے افسوس ہے ۔ اس وقت تک ہماری امریکن جماعت میں اعلیٰ تعلیم کا خیال کم ہے ۔ حالانکہ اگر چند انجینئر ۔ چند ایڈووکیٹ ۔ چند صناع احمدیوں میں سے ہوں تو احمدیت بہت جلد پھیلنے لگ جائے ۔ خود بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں ۔ اور باقی جماعت کے دلوں میں بھی اس طرف توجہ پیدا کریں ۔ اگر ایک آدمی اپنے بچہ کو اعلیٰ تعلیم نہیں دلا سکتا ۔ تو پانچ دس آدمی مل کر اس کے بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلائیں ۔ تا کہ جماعت کے Standard کو اونچا کیا جا سکے ۔ اور تعلیم یافتہ لوگوں میں بھی احمدیت کا راستہ کھلے ۔"

اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

95
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کی تقاریر کے متعلق ضروری اعلان

امسال بھی حسب دستور سابق جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۴ء کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ گذشتہ سال ۱۹۵۳ء میں جماعت کے فاضل مقررین نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائی تھیں ۔

(۱) ذکر حبیب (۲) جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے حالات (۳) محبت الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم (۴) قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں (۵) تربیت کے لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں (۶) اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں (۷) بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات (۸) اسلام اور تزکیۂ نفس (۹) تجارت کے متعلق اسلامی تعلیم (۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر (۱۱) شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۱۲) مذہبی آزادی کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر ۔

اس سال کے جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست موضوع تقاریر کے متعلق مشورہ دینا چاہیں تو آخر اگست ۱۹۵۴ء تک اپنی تجاویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں ۔ اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے ۔ کہ مضامین حتی الوسع مندرجہ ذیل مستقل عنوانات کے ماتحت تحریر کئے جائیں ۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ (۲) فلسفہ احکام شریعت (۳) دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ (۴) مسئلہ ختم نبوت (۵) وفات مسیح ناصری علیہ السلام (۶) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں (۸) مسئلہ خلافت (۹) علم الکلام (۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۱۱) عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جواب (۱۲) جدید تحریکات (۱۳) تبلیغ اسلام و احمدیت (۱۴) جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

محترم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کمر میں شدید درد کے باعث چند دنوں سے بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ

(۲) خاکسار آجکل سخت مشکلات میں گرفتار ہے اس لئے تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم میری مشکلات آسان کرے ۔ خاکسار محمد امین عاجز کپور تھلوی گوجرانوالہ

(۳) محترم شیخ صالح محمد صاحب ممباسہ مشرقی افریقہ کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں ۔ وہ ان کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ (منیجر الفضل)

(۴) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ احمد حسین کاتب

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

سائیکل ، سامان سائیکل ۔ بچہ گاڑیاں اور ٹرائیسکل ارزاں نرخوں پر محبوب عالم اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور سے خرید فرمائیں

حب اٹھرا دھبڑ ۔ استقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۸/- ۱ مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ۱۳-۱۲۰

اُذکُروا موتاکُم بالخیر

(از مکرم ضیاء الحق خان صاحب میسر چھاؤنی کراچی)

میری بیوی انتخار بیگم مورخہ ۲۷ ، ۱۹۵۶ء ۱۲ ایو بوقت پونے پانچ بجے صبح کوئٹہ میں وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

جانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اول تو جاں فدا کر

برادرم مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب نے اُن کی وفات کی اطلاع اخبار میں درج کرا کر احباب میں اُن کی مغفرت کے لئے دعا کی تحریک فرمادی تھی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء لاتعداد خطوط احباب اور عزیزان کی طرف سے مجھے اور اخویم ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب اور اخویم حاجی فیض الحق خان صاحب کے نام موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ جن کے واسطے ہم اُن سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ مرحومہ قریباً ۳۳ سال میری رفیقۂ حیات رہیں۔ بچپن سے لے کر وفات تک نماز کی سختی سے پابند رہیں۔ روزے ہمیشہ رکھتی رہیں۔ اگر شرعی عذر کی وجہ سے رمضان میں نہ رکھ سکتیں۔ تو دوسرے مہینوں میں ضرور پورے کرتیں۔ اس سال جب کہ نماز بھی اُن دنوں اشارے سے ادا کر سکتی تھیں۔ روزے نہیں رکھ سکیں۔ میں نے اُن کی طرف سے فدیہ ادا کر دیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے جب میں کراچی میں تھا۔ خط لکھوا کر دریافت کیا۔ کہ کیا فدیہ ادا کر دیا ہے۔ قرآن کریم باترجمہ بچپن میں ہی حضرت حافظ نور محمد صاحب سے فیض اللہ چک میں پڑھا تھا۔ اور روزانہ نصف پارہ باترجمہ تلاوت کرتیں۔ یہی وجہ تھی کہ ایک لفظ کا ترجمہ بھی نہیں بھولا تھا۔ اُن کی ہمیشہ یہی خواہش رہتی تھی۔ کہ عورتیں اور بچے اُن سے قرآن کریم پڑھیں۔

بار جم پڑھیں۔ کوئٹہ کی لجنہ اماء اللہ میں درس کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ مگر خرابی صحت کے باعث جاری نہ رکھ سکیں۔ کئی دفعہ سخت بیمار ہوئیں مگر موت سے کبھی نہیں ڈریں۔ بلکہ عام طور پر کہا کرتی تھیں کہ دنیا میں رہنے کو دل نہیں چاہتا۔ مرنے کی خواہش عاقبت بخیر کے ساتھ ہے۔ اس دفعہ اُن کی بیماری نے باوجود ہر ممکن علاج کے اُن کی خواہش کو پورا کر دیا۔ غرضیکہ مرحومہ نہایت دیندار متقی پرہیزگار تھیں۔ سلسلہ سے محبت کرنے والی اور موصیہ تھیں اور باوجود کوئٹہ جیسے دور دراز علاقہ میں وفات پانے اور راستہ کی مشکلات کے خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ گھر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح خوشحالی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کے مقابلہ میں دنیاوی نعماء سے بے نیاز ہی رہیں۔

عملہ مہمان خانہ ربوہ نے ہمیں ہر طرح آرام پہنچایا بلکہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب افسر انچارج مہمان خانہ کی بیگم صاحبہ نے ہماری مستورات اور ان کے صاحبزادے مسٹر عبد الوہاب صاحب نے مردوں کے لئے نہایت اخلاص اور ہمدردی سے ہر طرح آسائش پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اخویم اور جناب حکیم صاحب خود باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ مگر اُن کی غیر حاضری کے باوجود ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی جس کے لئے میں بہت ہی ممنون ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مرحومہ کی بوڑھی والدہ (جسے اپنی بیٹی سے غیر معمولی محبت تھی) کو بہت ہی صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اور دیگر متعلقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مرحومہ کی یادگار ایک لڑکی اور دو لڑکے ہیں۔ احباب سے اُن کے لئے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کا ہر طرح سے حامی و ناصر ہو۔ نیز احباب سے خاکسار نائب پڑھنے کے لئے بھی درخواست ہے۔ خاکسار ضیاء الحق خان آنریری نٹس آفیسر دسویلین گیشن انسٹیسر پی ۔ اور سی ٹریننگ سنٹر ۔ ملیر چھاؤنی ،

سالانہ اجتماع ——— انتخاب نائب صدر

مجالس کی طرف سے مجوزہ ناموں کی اطلاع ۲۰ اگست ۱۹۵۶ء تک مرکز میں آجائے

خالد ماہ جولائی ۱۹۵۶ء کے آخری صفحہ پر آئندہ سالانہ اجتماع کے بارہ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس اعلان میں نائب صدر مرکزیہ کے انتخاب کے بارہ میں بھی اعلان کیا گیا ہے۔

مجالس کی آگاہی کیلئے تحریر ہے۔ کہ نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب آئندہ اجتماع کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھنا اور نبھانا نہایت ضروری ہے۔

قاعدہ ۸۸ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا کہ :۔

(الف) وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کا پابند ہو۔

(ب) چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

نوٹ :۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ قائدین و زعیم تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

قاعدہ ۸۹ مجلس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ داڑھی رکھے

۹۰ ۔ صدر مجلس کیلئے لازمی ہوگا کہ وہ مرکز میں مقیم ہو۔

۹۱ : انتخاب صدر کیلئے پہلے مجالس سے نام منگوائے جائیں گے۔ انتخاب سے ایک ماہ پہلے تمام ناموں سے مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی تا وہ اپنی مجالس عاملہ میں یہ نام پیش کر کے ایک نام منتخب کریں۔ اور اپنے نمائندگان شوریٰ کو یہ ہدایت کریں کہ ان کے حق میں رائے دیں

۹۲ جملہ اُمیدواروں کے نام ان ووٹوں کی تعداد کے ساتھ جو انہوں نے حاصل کئے ہیں خلیفۂ وقت کے حضور آخری فیصلہ و منظوری کیلئے پیش کئے جائیں گے

۹۳ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا اور نائب صدر صوبائی قائد مقامی و زعماء حلقہ کا ایک سال کیلئے

۹۵ کوئی خادم کسی ایک ہی عہدہ پر متواتر دو مرتبہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں خلیفۂ وقت اور نائب صدر صوبائی قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کسی کو مستثنیٰ قرار دیں

۹۸ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا اور اعلانیہ ہوگا۔ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی۔ کہ وہ انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارتاً یا صراحتاً پروپیگنڈا کرے۔

۹۹ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا

حنظلہ ان انتخابات میں جانبدارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب اور قابل گرفت ہوگا۔

ضروری نوٹ :۔ یہ قواعد انتخاب صدر کے لئے ہیں لیکن چونکہ موجودہ وقت میں نائب صدر مرکزیہ ہی صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اس لئے نائب صدر کا انتخاب انہی قواعد کے ماتحت ہوگا جملہ مجالس ۲۰ اگست ۱۹۵۶ء سے قبل اپنے ہاں

ڈیزل بس مکینک اور بس ڈرائیوروں کی

فوری ضرورت

جناب ملک عمر علی صاحب رئیس احمدی کو ، ملک ٹرانسپورٹ کمپنی کے لئے تجربہ کار اور دیانتدار مخلص مکینک فٹر اور چار بس ڈرائیوروں کی فوری ضرورت ہے۔ ان لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو کراچی میں بس ڈرائیوری کر چکے ہوں۔ اور ڈرائیوری لائسنس کا بیج اُن کے پاس موجود ہو۔ مکینک فٹر کے لئے بیج کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔ اگر کسی کے پاس اپنے کام کے متعلق سارٹیفکیٹ ہوں۔ تو اس کی نقل بھجوا دی جائے۔ تنخواہ ڈرائیوران معہ کراچی الاؤنس وغیرہ کے ۔/۲۰۰ روپیہ اور مکینک فٹر کو ۔/۲۰۰ روپے ماہوار ۔ تسلی بخش کام کی صورت میں مزید تنخواہ بڑھائی جا سکتی ہے۔

(منیجر ملک ٹرانسپورٹ کمپنی)

پتہ :۔ ملک عمر علی صاحب کوٹھی ۷ بلاک نمبر ۲ ناظم آباد کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باردانہ کے بیوپاری متوجہ ہوں

ہم اپنے کرم فرماؤں کی اطلاع کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے جیوٹ ملز سے براہ راست باردانہ سپلائی کرنے کا انتظام کیا ہے جن دوستوں کو باردانہ کی ضرورت ہو فوری طور پر دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں

وکالت تجارت تحریک جدید

حب جادو بند ۔ زنانہ و مردانہ پوشیدہ امراض کی خاص دوائی ۔ قیمت فی کورس (دو ہفتہ) ۲/۸ ۔ پتہ :۔ محمد امین ابن گوبند گڑھ گلی نمبر ۵ گوجرانوالہ

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے

خط وکتابت کرتے وقت

الفضل

کا حوالہ ضرور دیا کریں

(مینیجر اشتہارات)

الفضل کا عید نمبر

رنگین اور خوشنما ٹائیٹل

بلند پایہ مضامین مفید اور سود مند

اشتہارات

قیمت صرف دو آنے

ایجنٹ صاحبان مطلوبہ تعداد سے جلد مطلع فرمائیں۔ (مینیجر)

اکسیر اٹھرا

خوراک کم از کم ۱۱ تولہ فی تولہ -/-/۱

پرچون فی تولہ -/۴/۱

ملنے کا پتہ

حکیم عبید اللہ رانجھا ربوہ ضلع جھنگ

قوت مردانہ نکٹرین پلز حاصل کریں۔ یہ دوائی کمزور مردوں کے پوشیدہ امراض کا مجرب علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس چار روپے آٹھ آنے ہر دوا فروش یا نکٹرین فارمیسی (A) لاہور سے خریدیں

صداقت احمدیت کے متعلق

تمام جہان کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات

اردو یا انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

جواہر مہرہ

مقوی دل مقوی دماغ۔ سونا چاندی مشک اور قیمتی جواہرات کا مرکب۔ قیمت فی ماشہ ۴ روپے فی تولہ ۴۸ روپے

اکسیر اٹھرا: حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے۔ قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے

طاقت کی گولی۔ نا طاقتی پٹھوں کی کمزوری کو دور کرکے صاحب اولاد بناتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ روپے

شفاخانہ رفیق حیات

ٹرنک بازار سیالکوٹ

حب جند

ان بیش بہا قیمتی اجزا کا مرکب ہے۔ جن کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے بڑے بڑے ڈاکٹر روسا طبیب وکیل اور بزرگ ہستیاں اس کی شاہد ہیں۔ اس کا استعمال، اعصاب دماغ کمزوری قلب۔ مالیخولیا۔ اور عورتوں کو ہسٹریا لقوہ جیسی موذی مرض سے نجات دلا کر جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا ایک دفعہ کا استعمال آپکو ہمیشہ کے لئے مفید پڑے گا۔

مکمل کورس ۲۵ روپے

حب اسگند۔ یہ دوا بھی حب جند والے فوائد رکھتی ہے۔ غربا کے لئے ارزاں نسخہ ہے۔

قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

بوڑھے جوان

بن سکتے ہیں

ساٹھ سالہ بوڑھے اٹھارہ سالہ جوان کی طاقت اور قوت حاصل کر سکتے ہیں، ہر قسم کی پوشیدہ امراض سے شفایاب ہو سکتے ہیں

- بے اولادوں کو اولاد مل سکتی ہے
- مایوس اور لاعلاج عورتوں کی خاص بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔

بشرطیکہ آپ

ڈاکٹر کوکب بازار حکیماں بھاٹی گیٹ

— کی —

خدمات حاصل کریں

فینسی زیورات

مقامی اور بیرونی احباب سونا چاندی کے فینسی زیورات حسب منشا عین وقت پر تیار کرنے کے لئے ہماری دکان اور قدیمی دوکان کی خدمات حاصل کریں۔ بیشمار خوشنودی کے سرٹیفکٹوں سے چند ایک معززین کے نام یہ ہیں:-

جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور۔ جناب داعی محمد صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ جناب خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب ریٹائرڈ ریلوے سپرنٹنڈنٹ لاہور۔ جمعہ کے دن ناغہ

المشتہر: عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران

اندرون موچی گیٹ چوک نواب صاحب لاہور

سندات غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم رجسٹرڈ

یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جو ککروں کو زائل کرنے میں بالکل بے ضرر اور سریع التاثیر ہے۔

"تریاق چشم" فوری طور پر چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں کی خارش۔ کھجلی۔ گید اور سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ چھپر اگر گل گئے ہوں یا پلکیں گر رہی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں دھوپ یا لیمپ کی روشنی میں نہ کھلتی ہوں۔ اور طالب علم مطالعہ سے عاجز آ گئے ہوں۔ اور ککروں کی وجہ سے موسلادھار پانی بہتا ہو۔ اور رگڑ کی وجہ سے مریض ڈھاڑیں مارتا ہو۔ تو ایک چٹکی دوا ڈالنے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ بعض مایوس مریض تو مسلسل علاج سے تنگ آ کر اپریشن کے لئے تیار ہو چکے تھے یکا یک انہیں اس دوا کا پتہ مل گیا۔ اور وہ اپریشن کی مصیبت سے بچ گئے۔

تریاق چشم کی بڑے بڑے ڈاکٹروں۔ آئی سپیشلسٹ۔ فوجی کرنل۔ لندن کے سند یافتہ سول سرجن۔ کیمیکل انگریز صوبہ پنجاب۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈپٹی ہوم سیکرٹری پنجاب۔ انسپکٹر آف سکولز۔ کالج کے پروفیسر۔ سیشن جج اور ہائیکورٹ کے وکلاء صاحبان نیز ملکی اخبارات کے ایڈیٹر و دیگر معززین نے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر حیرت انگیز اثرات ملاحظہ فرما کر سندات اور انعام دیئے ہیں۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت صرف پانچ روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

المشتہر: مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم

حویلی منصف چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

مربعہ جات نہری اراضی

- ضلع ڈیرہ غازیخان میں نہری اراضی نہایت معمولی قیمت پر قابل فروخت ہے
- اراضیات نہایت زرخیز اور ہموار ہیں
- کثرت سے لوگ آباد ہو رہے ہیں
- اپنے پتہ کا لفافہ بھیجکر شرائط طلب فرمائیں
- پوسٹ بکس نمبر ۴۹۲ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈرائی بیٹری

ریڈیو اور بجلی وبیٹری

بمعہ گارنٹی

خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ لاہور

بیاہ شادیوں کے لئے ہر قسم کا کپڑا۔ دہلی کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار گوجرانوالہ سے خرید فرمائیں:- محمد شفیع محمد افضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے، مکمل کورس ۱۵ روپے۔ دواخانہ نورالدینؓ - جودھامل بلڈنگ لاہور

پاسپورٹ حاصل کرنے والے امیدواروں کیلئے مزید ہدایات

لاہور ۲۷ جولائی: پاسپورٹوں کے لئے درخواستوں پر عاجلانہ کارروائی کرنے کے متعلق حکومت کے جس فیصلہ کا اعلان مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۴ء کے پریس نوٹ میں کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں متوقع درخواست دہندوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس امر کا یقین کر لیں کہ آیا حسب ذیل نکات کے متعلق ان کی درخواستیں ہر لحاظ سے مکمل ہیں:۔ درخواست دہندہ کی قومیت کی صاف طور پر تشریح کی جانی چاہیئے یعنی آیا وہ پیدائشی طور پر ہجرت کی رو سے یا اختیاری طور پر پاکستانی ہے۔ اگر وہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء اور ۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء کے درمیانی عرصہ میں ہندوستان سے ہجرت کر کے آیا ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ ڈیکلریشن فارم میں ہجرت کی تاریخ صراحت سے بیان کرے

۱۳ اپریل ۱۹۵۱ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء تک کے درمیانی عرصہ میں ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے درخواست دہندوں کو پاکستان کے قانون شہریت مجریہ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۱۰ کے تحت شہریت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا چاہیئے۔ اور جو لوگ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کے بعد ہجرت کر کے آئے ہوں۔ یا جو پاسپورٹوں پر آئے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ مذکورہ قانون کی دفعہ ۶ کی رو سے شہریت کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔ وہ لوگ جو دولت مشترکہ کے ممالک کے علاوہ دیگر ممالک سے ہجرت کر کے آنے کی وجہ سے پاکستانی کہلانے کے دعویدار ہیں۔ ان کے لئے حقوق قومیت اختیار کرنے کے قانون مجریہ ۱۹۲۶ء کے تحت مطلوبہ قومیت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہے۔ یہ اصول پاک ہند پاسپورٹوں پر درخواستوں پر بھی حاوی ہے۔

بین الاقوامی پاسپورٹ کے لئے درخواست کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ درخواست ارسال کرنے سے قبل وہ متعلقہ تحصیلدار سے اپنی اور اپنے ضامن کی مالی حالت تصدیق کرائے۔ جب کاروبار اور تفریحی دورہ کے لئے پاسپورٹ کی استدعا کی جائے۔ تو ایسی صورت میں درخواست دہندہ کو پاکستان میں اپنے مسلمہ کاروبار اور غیر ممالک میں اپنے روابط سے متعلق معقول دستاویزی ثبوت بہم پہنچانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ بنک بیلنس سرٹیفکیٹ اور دیگر ثبوت اگر کوئی ہو بھی پیش کرنا چاہیئے۔ جن سے یہ ظاہر ہو سکے۔ کہ درخواست دہندہ کے پاس اس مقصد کے لئے کافی رقم موجود ہے۔ اگر درخواست دہندہ کسی فرم کی طرف سے غیر ممالک میں جا رہا ہے۔ تو اس صورت میں اسے کسی مجسٹریٹ کی طرف سے اس امر کا ایک تصدیق شدہ بانڈ پیش کرنا چاہیئے کہ متعلقہ فرم مضبوط مالی حیثیت رکھتی ہے۔ اور وہ غیر ملکی قیام کے دوران درخواست دہندہ کے تمام اخراجات کی کفیل ہوگی۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۱ سے آگے

تو مسلم یہودی نے سیدنا خلیفۃ الرسول حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بنائی تھی۔ اور جس نے آخر اس پاک انسان کو نہایت بے رحمی سے شہید کر دیا۔ پھر یہی سیاسی اسلامی پارٹی تھی۔ جس نے جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا خلیفۃ الرسول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صلح کے فیصلہ کو اس طرح درہم برہم کر دیا۔ کہ دو پارٹیوں میں تقسیم ہو کر سحر گہی کے وقت دونوں لشکروں پر جو آمنے سامنے پڑے تھے۔ حملہ کر دیا۔ پھر دونوں میں وہ گھمسان کا رن پڑا۔ کہ ہزاروں مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں سے شہید ہو گئے۔

پھر ایسی ہی ایک خالص اسلامی پارٹی خوارج نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بنائی تھی۔ جنہوں نے ان الحکم الا للّٰہ کا نعرہ بلند کیا تھا۔ کیا یہ بھی ملائیت تھی یا نہیں؟

یہ درست ہے کہ اسلام میں ملائیت کبھی پنپ نہیں سکی۔ مگر اس کے وجود سے انکار بھی حیرت انگیز ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہی "ملائیت" ہے۔ جو مسلمانوں کے موجودہ زوال کا سب سے بڑا سبب نظر آتا ہے۔ بشرطیکہ ہم تاریخ اسلام کا آنکھیں کھول کر مطالعہ کریں۔ اگر ایسی ملائیت کے آثار پاکستان میں نظر آتے ہوں۔ اور جناب جعفری صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ ایسا ہو رہا ہے۔ تو پھر اگر جناب سکندر مرزا نے ملائیت کو پاکستان کا دشمن نمبر دو فرمایا ہے۔ تو انہوں نے کونسی غلطی کی ہے؟

سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ ۶)

اجلاس عامہ بلا کر نائب صدر مرکزیہ کے عہدہ کے لئے کم از کم تین موزوں خدام کا نام تجویز کریں۔ اور ان سے مجلس مرکزیہ کو ۲۰ اگست ۱۹۵۴ء تک اطلاع کر دیں۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۴ء کے بعد پہنچنے والے کسی نام پر غور نہیں کیا جائے گا۔ دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مجالس کو مجوزہ ناموں سے اطلاع کر دی جائیگی اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی تا یہ نہایت اہم امانت اس کے اہل کے سپرد کی جاسکے

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مُنّے کو گھر پر پڑھائیے

کنڈر گارٹن دلآویز۔ رنگین نفسیاتی جدید الطرز کتابوں کا سیٹ منّے کو گھر پر پڑھائیے اور تعلیمات جدید کی تیز رفتاری اور دلآویزی کا تماشہ دیکھئے اس نئی طرز سے آپکا بچہ چند ہی دنوں میں اردو انگریزی پڑھنے لگ جائیگا
قیمت مکمل سیٹ ۵ روپے محصولڈاک معاف
محمد منور قریشی ایم اے ایم او ایل بی ٹی
ہیڈ ماسٹر ایم آکسفورڈ کنڈر گارٹن
بورڈنگ سکول ماڈل ٹاؤن
لاہور

جدید سائنٹفک طریقہ پر تیار شدہ
پیرامونٹ ہیئر آئل
سر - دماغ - اور بالوں کی حفاظت کیلئے
تھوک فروش دوکاندار نرخنامہ طلب فرمائیں
پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ

موتی سرمہ کی دھوم
لاہور سے حاجی جان محمد صاحب دیال سنگھ مینشن سے تحریر فرماتے ہیں مجھے اتفاقیہ آپ کا تیار کردہ موتی سرمہ ایک دوست سے مل گیا۔ استعمال کے بعد اتنا پسند آیا کہ ہمارے سارے محلہ میں اس کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ براہ کرم چھوٹی بارہ شیشیاں دے کر مشکور فرمائیں"۔ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے نصف تولہ دو روپے تین ماشہ ایک روپیہ
ملنے کا پتہ
نور کیمیکل فارمیسی دیال سنگھ مینشن دی مال لاہور فون نمبر ۲۳۰۲

طبیہ عجائب گھر
خاص الخاص تحفے
بیش قیمت اجزا
بیحد مفید مرکبات
ہمزاد
سونے کی گولیاں
زدجام عشق کلاں
تمام جسمانی کمزوریاں دور کرنے والی
بیحد مفید دوا
اکسیری
لبوب کبیر
شباری پاک
طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ ۹۰۰ لاہور

زدجام عشق - مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک ماہ ۱۵ روپے، دواخانہ نورالدینؓ - جودھامل بلڈنگ لاہور